سورة التوبه

آيات ١٠٨ - ١١٦

لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ
تَقُوْمَ فِیْهِ ؕ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾
اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ
بُنْیَانَهٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ
تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ
وَ یُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ
اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ
لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ
مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًاۢ بَعْدَ اِذْ
هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ
اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾

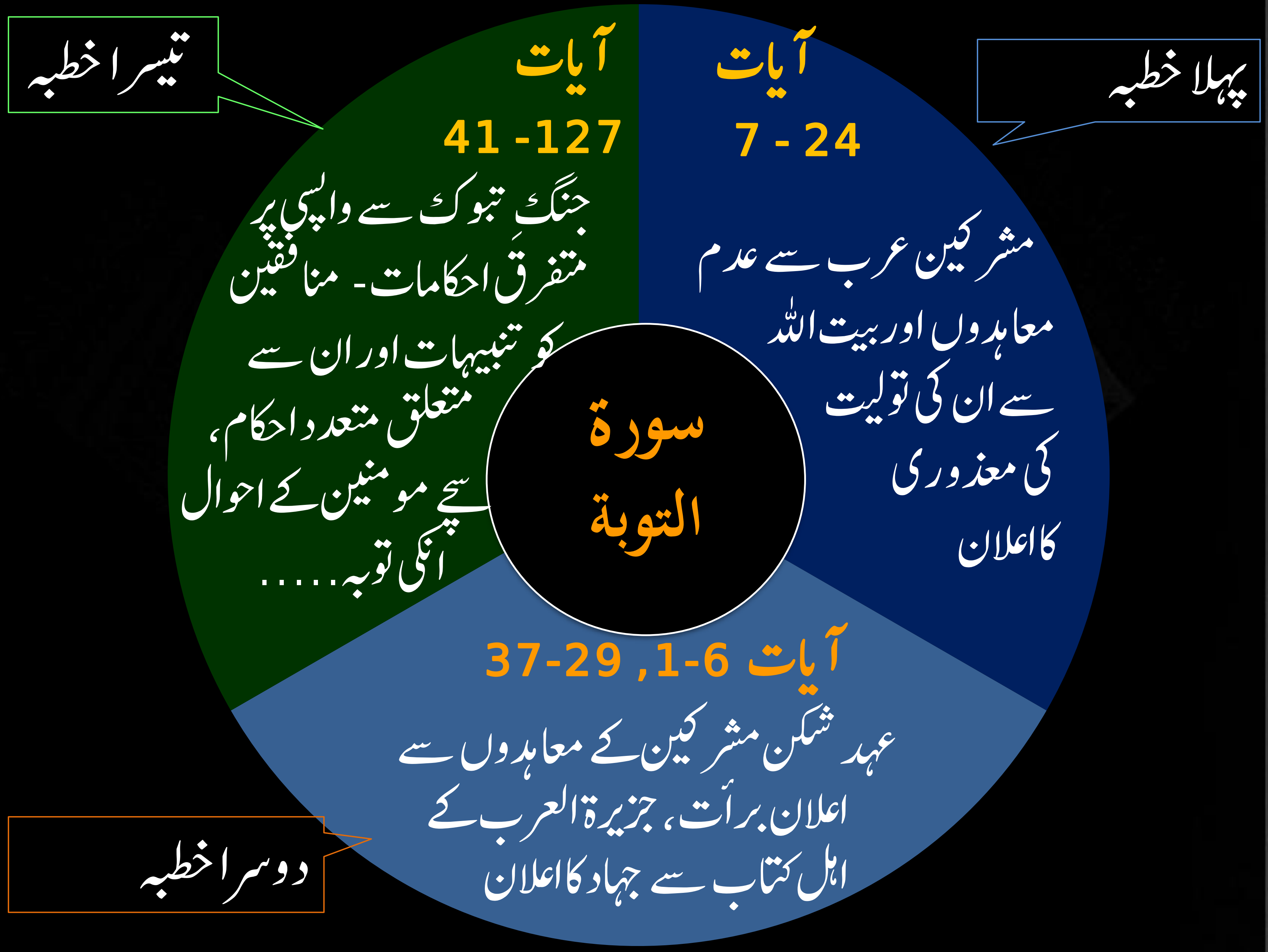
سورة التوبة
پہلا خطبہ
آیات
7 - 24
مشرکین عرب سے عدم معاہدوں اور بیت اللہ سے ان کی تولیت کی معذوری کا اعلان
دوسرا خطبہ
آیات 1-6, 29-37
عہد شکن مشرکین کے معاہدوں سے اعلان برأت، جزیرۃ العرب کے اہل کتاب سے جہاد کا اعلان
تیسرا خطبہ
آیات
41 -127
جنگِ تبوک سے واپسی پر متفرق احکامات - منافقین کو تنبیہات اور ان سے متعلق متعدد احکام، سچے مومنین کے احوال انکی توبہ......

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ

لَا تَقُمْ فِيْهِ - آپ نہ کھڑے ہوں اس میں

اَبَدًا - کبھی بھی

لَمَسْجِدٌ - یقیناً ایسی مسجد (جس کی)

اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى - بنیاد رکھی گئ تقوی پر (ا س س)

لَمَ : بدنام

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ - پہلے دن سے

اَحَقُّ - زیادہ حقدار ہے

اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ - کہ آپ کھڑے ہوں اس میں

فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ‌ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ

فِيۡهِ رِجَالٌ - اس میں ایسے مرد ہیں

يُّحِبُّوۡنَ - (جو) پسند کرتے ہیں

اَنۡ - کہ

يَّتَطَهَّرُوۡا - وہ خوب پاک رہیں

وَاللّٰهُ - اور اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ - پسند فرماتا ہے

الۡمُطَّهِّرِيۡنَ - خوب پاک رہنے والوں کو

لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ
تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾

آپ نہ کھڑے ہوں اس میں کبھی بھی۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی
دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، وہ زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں کھڑے
ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں پاک ہونے کو اور اللہ
تعالیٰ پسند کرتا ہے طہارت حاصل کرنے والوں کو

Never stand thou forth therein. There is a mosque whose foundation was laid from the first day on piety; it is more worthy of the standing forth (for prayer) therein. In it are men who love to be purified; and Allah loveth those who make themselves pure.

محمد اقبال

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ

- مسجد ضرار بنانے کے بعد منافقین کی آپ ﷺ سے درخوست کہ آپ ان کی بنائی ہوئی مسجد میں آئیں اور نماز پڑھائیں لیکن ان آیات میں آپ ﷺ کو وہاں جانے اور کھڑا ہونے سے روک دیا گیا
- بلکہ فرمایا گیا کہ جس مسجد کی بنیاد تقوی پر رکھی گئ وہ مسجد زیادہ اس لائق ہے کہ آپ وہاں کھڑے ہوں۔ اس سے مراد مسجد قبا ہے جو قریب ہی تھی اور جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے رکھی تھی۔
- جس مسجد میں اللہ سے لو لگانے اور اس سے خشیت کی تعلیم دی جاتی ہو اور جس کے بنانے والے اور نماز پڑھنے والے ظاہر اور باطن میں پاکیزگی کو عزیز رکھتے ہوں۔ جس طرح ان کے کپڑے گندگی کے ہر داغ سے محفوظ ہوں اسی طرح ان کا باطن بھی اجلا ہو۔ کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر اور باطن کا اثر ظاہر پر پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ ؕ

- چند نکات
- سنگ وخشت سے عمارت تو ضرور بن جاتی ہے لیکن وہ عمارت جسے مسجد اور اللہ کا گھر ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔اس کا تعلق بنانے والوں کے احساسات اور خیالات سے ہوتا ہے۔
- منافقین کی کوشش یہ تھی کہ مسجد قباء کی مرکزیت کو نقصان پہنچایا جائے۔ وہاں کے لوگوں کو اس مسجد میں لا کر آہستہ آہستہ اسلام سے بدگمان کیا جائے۔
- پروردگار نے نام لیے بغیر اس مسجد اور مسجد والوں کی تعریف فرما کر اگر ایک طرف مسجد کی عزت میں اضافہ فرمایا تو دوسری طرف اہل قباء کو حیات جاوید عطا کر دی اور یہ بات بھی واضح کر دی کہ تقوی کا مرکز اور تقوی کی تربیت گاہ یہ مسجد ہے

اَفَمَنۡ اَسَّسَ بُنۡیَانَہٗ عَلٰی تَقۡوٰی مِنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانٍ خَیۡرٌ اَمۡ مَّنۡ اَسَّسَ بُنۡیَانَہٗ

اَفَمَنۡ اَسَّسَ - تو کیا وہ جس نے بنیاد رکھی

بُنۡیَانَہٗ - اپنی عمارت کی

عَلٰی تَقۡوٰی - تقوی پر

مِنَ اللّٰہِ - اللہ سے

وَ رِضۡوَانٍ - اور رضامندی پر

خَیۡرٌ - بہتر ہے

اَمۡ مَّنۡ - یا جس نے

اَسَّسَ بُنۡیَانَہٗ - بنیاد رکھی اپنی عمارت کی

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

عَلٰى شَفَا - کنارے پر

شفا : کنارہ ۔ کنویں وغیرہ کا

شفا: قرب ہلاکت کے لئے ضرب المثل ہے

وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ

جُرُفٍ هَارٍ - گرنے والے چھجے کے

جرف : کھائی

ھار: گرنے والا

(عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ گرنے والی کھائی کے کنارے)

فَانْهَارَ بِهٖ - تو وہ گر پڑا اس (عمارت) کے ساتھ

فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ - دوزخ کی آگ میں

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى - اور اللہ ہدایت نہیں دیتا

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ - ظالم لوگوں کو

اَفَمَنۡ اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى تَقۡوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانٍ خَيۡرٌ اَمۡ مَّنۡ
اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانۡهَارَ بِهٖ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ ‌ؕ وَ
اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۰۹﴾

بھلا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی رضامندی پر رکھی ہو وہ اچھا ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گر جانے والی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ میں لے گری اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

محمد اقبال

اَفَمَنۡ اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى تَقۡوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانٍ خَيۡرٌ اَمۡ مَّنۡ
اَسَّسَ بُنۡيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانۡهَارَ بِهٖ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَ
اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۰۹﴾

Which then is best? - he that lays his foundation on piety to Allah and His good pleasure? - or he that lays his foundation on an undermined sand-cliff ready to crumble to pieces? and it doth crumble to pieces with him, into the fire of Hell. And Allah guides not people that do wrong.

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ

مسجد قبا اور مسجد ضرار کا فرق ایک مثال

- ایک عمارت وہ ہے جسے اللہ کے تقوی کی مضبوط بنیاد پر اٹھایا گیا ہے اس کے بنانے والے اس عمارت کی ایک ایک اینٹ رکھتے ہوئے اپنے دلوں میں اللہ کے خوف اس کے احکام کی اطاعت کا جذبہ اور اسی کے لیے وفاداری اور بندگی کے عہد کو استوا کرنے کے لیے کوشاں ہیں اور اس کی تعمیر کے لیے محنت اور مشقت کرتے ہوئے صرف اللہ کی رضا کا حصول ان کے پیش نظر ہے
- اس کے مقابل ایک دوسری عمارت اٹھائی جارہی ہے۔ جس کے اٹھانے والے دل و دماغ کی پختگی اور استواری سے محروم ہیں۔ ان کے دلوں میں ایمان کی بجائے نفاق کی فصل اگتی ہے۔ وہ صاحبِ ایمان لوگوں کی مضبوط قوت کے سامنے ایسی کمزور زمین پر کھڑے ہیں جیسے دریا میں کنارے کی زمین کا وہ حصہ جس کے نیچے سے پانی ٹکرانے کے باعث مٹی نکل چکی ہے۔ اب یہ کنارہ کے چھجے کی طرح فضاء میں معلق ہے۔ جس کے قیام و ثبات کا کوئی سہارا نہیں

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾

لَا يَزَالُ - ہمیشہ رہے گی

بُنْيَانُهُمُ - ان کی عمارت

الَّذِىْ بَنَوْا - جو انہوں نے بنائی

رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ - ایک شک ان کے دلوں میں

اِلَّآ اَنْ - سوائے اس کے کہ

تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ - ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ان کے دل

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ - اور اللہ خوب جاننے والا

حَكِيْمٌ - بڑی حکمت والا ہے

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾

اور یہ عمارت جو انھوں نے بنائی ان کے دلوں میں شک کی بنیاد بن کر جمی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ جاننے والا اور حکم والا ہے۔

The foundation of those who so build is never free from suspicion and shakiness in their hearts, until their hearts are cut to pieces. And Allah is All-Knowing, Wise.

محمد اقبال

لَا يَزَالُ بُنۡيَانُهُمُ الَّذِىۡ بَنَوۡا رِيۡبَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَقَطَّعَ قُلُوۡبُهُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۱۰﴾

- قرآن پاک کا اسلوب یہ ہے کہ وہ بڑے سے بڑے کافر اور منافق کو بھی آخر حد تک نصیحت کرتا اور ایمان کی دعوت دیتا ہے۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ مخاطب کے بارے میں مایوسی کا اظہار کرے
- لیکن یہاں صاف فرمایا گیا ہے کہ ممکن تھا کہ ان کے نفاق کی اصلاح ہو جاتی لیکن انھوں نے مسجد کا مقدس نام لے کر جس طرح اسلام کے خلاف ایک اڈہ اور مرکز بنانے کی حرکت کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نفاق بڑھتے بڑھتے حق کے مقابلے میں آکھڑا ہوا ہے
- اب ان کے دلوں میں قبولیتِ حق کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ان کے دلوں کے ریشے ریشے میں نفاق اتر گیا ہے۔ اَب تو ایک ہی صورت ہے کہ ان کے دلوں کو پاش پاش کرکے نفاق کو نکالا جائے
- یہ منافقین ہمیشہ کے لیے ایمان سے محروم کر دئے گئے ہیں۔

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى - بیشک اللہ نے خرید لیا (ش ر ی)

(VIII) اِشْتَرٰى يَشْتَرِى اِشْتَرَاءً : خریدنا/بیچنا (کاروباری لین دین)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ - ایمان والوں سے

اَنْفُسَهُمْ - ان کی جانیں

وَ اَمْوَالَهُمْ - اور ان کے مال

بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ - اس کے عوض کہ ان کے لیے جنت ہے

يُقَاتِلُوْنَ - وہ جنگ کرتے ہیں

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کے راستے میں

فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ

فَيَقْتُلُوْنَ - تو وہ قتل کرتے ہیں

وَيُقْتَلُوْنَ - اور قتل کیے جاتے ہیں

وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا - سچا اور پکا وعدہ ہے اس پر

فِى التَّوْرٰىةِ - تورات میں

وَالْاِنْجِيْلِ - اور انجیل میں

وَالْقُرْاٰنِ - اور قرآن میں

وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾

وَمَنْ اَوْفٰى - اور کون زیادہ وفا کرنے والا ہے

بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ - اپنے وعدے کو اللہ سے

فَاسْتَبْشِرُوْا - پس تم خوشی مناؤ

بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ - اپنے اس سودے کی جس کا

بَايَعْتُمْ بِهٖ - تم نے معاہدہ کیا اس سے

وَ ذٰلِكَ - اور یہ ہے

هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ - وہ عظیم کامیابی

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ
یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَ یُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا فِی
التَّوۡرٰىۃِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ وَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ مِنَ اللّٰہِ
فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۱۱﴾

بے شک اللہ نے خرید لیے ہیں مومنوں سے ان کے جان و مال جنت کے بدلے میں وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پس مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ یہ اللہ کے ذمہ ایک سچا وعدہ ہے۔ تورات، انجیل اور قرآن میں اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو۔ بس تم خوشیاں مناؤ اس سودے پر جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے.

محمد اقبال

اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ وَاَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَـنَّةَ ؕ
يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيَقۡتُلُوۡنَ وَيُقۡتَلُوۡنَ ۚ وَعۡدًا عَلَيۡهِ حَقًّا فِى
التَّوۡرٰٮةِ وَالۡاِنۡجِيۡلِ وَالۡقُرۡاٰنِ ؕ وَمَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ مِنَ اللّٰهِ
فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَيۡعِكُمُ الَّذِىۡ بَايَعۡتُمۡ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۱﴾

Allah hath purchased of the believers their persons and their goods; for theirs (in return) is the garden (of Paradise): they fight in His cause, and slay and are slain: a promise binding on Him in truth, through the Law, the Gospel, and the Qur'an: and who is more faithful to his covenant than Allah? then rejoice in the bargain which ye have concluded: that is the achievement supreme.

محمد اقبال

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

مؤمنوں کے اوصاف اور ان کو خوشخبری

- ایمان کے اس معاملے کو جو خدا اور بندے کے درمیان طے ہوتا ہے، بیع سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایمان محض ایک مابعد الطبعیاتی عقیدہ نہیں ہے بلکہ فی الواقع وہ ایک معاہدہ ہے جس کی رو سے بندہ اپنا نفس اور اپنا مال خدا کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے اور اس کے معاوضہ میں خدا کی طرف سے اس وعدے کو قبول کر لیتا ہے کہ مرنے کے بعد دوسری زندگی میں وہ اسے جنت عطا کرے گا۔
- جہاں تک اصل حقیقت کا تعلق ہے، اس کے لحاظ سے تو انسان کی جان و مال کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے، کیونکہ وہی اس کا اور ان ساری چیزوں کا خالق ہے جو اس کے پاس ہیں اور اسی نے وہ سب کچھ اسے بخشا ہے جس پر وہ تصرف کر رہا ہے۔ لہٰذا اس حیثیت سے تو خرید و فروخت کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ نہ انسان کا اپنا کچھ ہے کہ وہ اسے بیچے، نہ کوئی چیز خدا کی ملکیت سے خارج ہے کہ وہ اسے خریدے

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بیع کی نوعیت

- اللہ نے انسان کو جو اختیار عطا فرمایا ہے اس کے اعتبار سے اسے اس امر کی آزادی دے دی گئی ہے کہ خدا کی طرف سے کسی جبر کے بغیر وہ خود اپنی ذات پر اور اپنی ہر چیز پر خدا کے مالکانہ حقوق کو تسلیم کرنا چاہے تو کرے ورنہ آپ ہی اپنا مالک بن بیٹھے اور اپنے زعم میں یہ خیال کرے کہ وہ خدا سے بے نیاز ہو کر اپنے حدود اختیار میں اپنے حسب منشا تصرف کرنے کا حق رکھتا ہے۔
- یہی وہ مقام ہے جہاں سے بیع کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ دراصل یہ بیع اس معنی میں نہیں ہے کہ جو چیز انسان کی ہے خدا اسے خریدنا چاہتا ہے۔
- **بیع کی نوعیت** یہ ہے کہ جو چیز خدا کی ہے، اور جسے اس نے امانت کے طور پر انسان کے حوالے کیا ہے، اور جس میں امین رہنے یا خائن بن جانے کی آزادی اس نے انسان کو دے رکھی ہے، اس کے بارے میں وہ انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ تو برضا ورغبت (نہ کہ بہ امر مجبوری) میری چیز کو میری ہی چیز مان لے

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

- پھر زندگی بھر اس میں خود مختار مالک کی حیثیت سے نہیں بلکہ امین ہونے کی حیثیت سے تصرف کرنا قبول کرلے، اور خیانت کی جو آزادی تجھے میں نے دی ہے اس سے خود بخود دست بردار ہو جا
- اس طرح اگر تو دنیا کی موجودہ عارضی زندگی میں اپنی خود مختاری کو (جو تیری حاصل کردہ نہیں بلکہ میری عطا کردہ ہے) میرے ہاتھ فروخت کردے گا تو میں تجھے بعد کی جاودانی زندگی میں اس کی قیمت بصورت جنت ادا کروں گا
- جو انسان خدا کے ساتھ بیع کا یہ معاملہ طے کرلے وہ مومن ہے اور ایمان دراصل اسی بیع کا دوسرا نام ہے
- اور جو شخص اس سے انکار کردے، یا اقرار کرنے کے باوجود ایسا رویہ اختیار کرے جو بیع نہ کرنے کی صورت ہی میں اختیار کیا جاسکتا ہے، وہ کافر ہے اور اس بیع ہی سے گریز کا اصطلاحی نام کفر ہے (ت ق)

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ

اَلتَّآئِبُوْنَ - توبہ کرنے والے

الْعٰبِدُوْنَ - بندگی کرنے والے

الْحٰمِدُوْنَ - حمد کرنے والے

سَآئِحُوْنَ: کا معنیٰ ہے سیاحت کرنے والے

السَّآئِحُوْنَ - روزہ رکھنے والے / دُنیوی آسائشوں سے لاتعلق رہنے والے

یہ چونکہ اسلامی اصطلاح ہے۔اس لیے اسے محض سفر یا سیرِ سپاٹے کے معنیٰ میں نہیں لیا جاسکتا۔بلکہ اس کا معنیٰ ہوگا ایسے مقصد کے لیے سفر جو اسلام کو مطلوب ہے۔مثلاً اللہ کی راہ میں جہاد، اقامتِ دین کے لیے دوڑ بھاگ، دعوت دین، اصلاحِ خلق، حصول علم، تلاشِ رزقِ حلال اور مشاہدہ آیات الٰہی کے لیے سفر یہ تمام اس سیاحت کا حصہ ہیں۔جو مومن ایسے پاکیزہ مقاصد کے لیے سَفر کرتا ہے۔وہ (السائحون) میں شامل ہے۔

الرّٰكِعُوْنَ - رکوع کرنے والے

السّٰجِدُوْنَ - سجدہ کرنے والے

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

الْاٰمِرُوْنَ - ترغیب دینے والے

بِالْمَعْرُوْفِ - نیکی کا

وَ النَّاهُوْنَ - اور منع کرنے والے

عَنِ الْمُنْكَرِ - برائی سے

وَ الْحٰفِظُوْنَ - حفاظت کرنے والے

لِحُدُوْدِ اللّٰهِ - اللہ کی حدود کی

وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ - اور بشارت دیجیے مومنین کو

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ
وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے عبادت گزار، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (اصلی مومن ہیں) اور ان مومنوں کو خوش خبری دے دو

Those that turn (to Allah) in repentance; that serve Him, and praise Him; that wander in devotion to the cause of Allah,: that bow down and prostrate themselves in prayer; that enjoin good and forbid evil; and observe the limit set by Allah;- (These do rejoice). So proclaim the glad tidings to the Believers.

محمد اقبال

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ..... الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

سچے اہل ایمان کی صفات

- اس آیت شریفہ میں پہلے چھ اوصاف کا تعلق انسانی شخصیت کے نظریاتی پہلو سے
- اس کے بعد تین ایسی خصوصیات کا ذکر جو انسان کی عملی جدو جہد سے متعلق ہیں اور دعوت و تحریک کی صورت میں معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔
- یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے
- اس سے مومن کے اپنے ایمان و عمل کی حفاظت ہوتی ہے۔ مومن جس طرح اپنی اصلاح و تربیت کا ذمہ دار ہے۔ اسی طرح قوم اور جماعت کی اصلاح و تربیت بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کی ادائیگی کا ذریعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- اس کے اپنے گھر میں یا گھر سے باہر اپنے دائرہ کار کے اندر اپنے زیر اثر ادارے میں اور اپنے اثر و رسوخ کے مواقع میں تدبر و حکمت کے ساتھ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اس کے فرائض میں شامل ہے

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى

مَا كَانَ - نہیں ہے

لِلنَّبِيِّ - نبیؐ کے لیے

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اور ان کے لیے جو ایمان لائے

اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا - کہ وہ استغفار کریں

لِلْمُشْرِكِيْنَ - مشرکوں کے لیے

وَلَوْ كَانُوْٓا - اگرچہ وہ ہوں

اُولِيْ قُرْبٰى - قربت والے (رشتہ دار)

مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ﴿١١٣﴾

مِنۢ بَعۡدِ - اس کے بعد

مَا تَبَيَّنَ - جو واضح ہوا

لَهُمۡ - ان پر

اَنَّهُمۡ - کہ وہ ہیں

اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ - دوزخ والے

مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ یَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِكِیۡنَ وَلَوۡ
كَانُوۡۤا اُولِیۡ قُرۡبٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۱۳﴾

پیغمبر کو اور دوسرے اہل ایمان کو یہ روا نہیں کہ وہ بخشش کی دعاء کریں مشرکوں کے لئے اگرچہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، اس بات کے واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ لوگ دوزخی ہیں،

It is not fitting, for the Prophet and those who believe, that they should pray for forgiveness for Pagans, even though they be of kin, after it is clear to them that they are companions of the Fire.

محمد اقبال

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى

- اس آیت میں اہم اور بنیادی ہدایت۔ کہ پیغمبر اور دوسرے اہل ایمان کیلئے یہ روا نہیں کہ وہ مشرکین کیلئے مغفرت و بخشش کی دعا کریں۔ خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں
- کسی شخص کے لیے معافی کی درخواست لازما یہ معنی رکھتی ہے کہ اول تو ہم اس کے ساتھ ہمدردی و محبت رکھتے ہیں، دوسرے یہ کہ ہم اس کے قصور کو قابل معافی سمجھتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں اس شخص کے معاملہ میں تو درست ہیں جو وفاداروں کے زمرے میں شامل ہو اور صرف گناہگار ہو
- ۔ لیکن جو شخص کھلا ہوا باغی ہو اس کے ساتھ ہمدردی و محبت رکھنا اور اس کے جرم کو قابل معافی سمجھنا نہ صرف یہ کہ اصولا غلط ہے البتہ ان کیلئے ہدایت کی دعا کی جا سکتی ہے، وہ اس کے منافی نہیں۔
- ایمان و عقیدہ اور دین کا رشتہ سب سے بڑا۔ اور سب سے مقدم رشتہ ہے

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ

وَمَا كَانَ - اور نہیں تھا

اسْتِغْفَارُ - استغفار

اِبْرٰهِيْمَ - ابراہیمؑ کا

لِاَبِيْهِ - اپنے والد کے لیے

اِلَّا - مگر

عَنْ مَّوْعِدَةٍ - ایک وعدے کے وقت سے

وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ - انھوں نے وعدہ کیا جس کا

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

فَلَمَّا - پھر جب

تَبَيَّنَ لَهٗۤ - واضح ہوا اس پر

اَنَّهٗ - کہ وہ

عَدُوٌّ لِّلّٰهِ - دشمن ہے اللہ کا

تَبَرَّاَ مِنْهُ - (تو) بیزاری کی اس سے

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ - بے شک ابراہیمؑ

لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ - یقیناً بہت دردمند تھے. بردبار تھے

اَوَّاہ – بہت آہیں بھرنے والا، زاری کرنے والا، ڈرنے والا، حسرت کرنے والا

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے معافی مانگنا تو محض ایک وعدے کی
بناء پر تھا، جو کہ وہ اس سے کر چکے تھے مگر جب ان کے سامنے یہ
بات واضح ہو گئی کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو آپ نے اس سے تعلق توڑ
دیا، حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم بڑے ہی نرم دل، اور بردبار تھے

And Abraham prayed for his father's forgiveness only because of a promise he had made to him. But when it became clear to him that he was an enemy to Allah, he dissociated himself from him: for Abraham was most tender-hearted, forbearing.

محمد اقبال

وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ

- حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کے وعدے کی طرف اشارہ جو انہوں نے باپ سے کیا تھا سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا۔ (مریم۔آیت ۴۷) آپ کو سلام ہے، میں آپ کے لیے اپنے رب سے دعا کروں گا کہ آپ کو معاف کر دے، وہ میرے اوپر نہایت مہربان ہے
- چنانچہ اسی وعدے کی بنا پر آنجناب نے اپنے باپ کے لیے یہ دعا مانگی تھی کہ: وَاغْفِرْ لِاَبِيْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۔ اور میرے باپ کو معاف کر دے، بیشک وہ گمراہ لوگوں میں سے تھا، اور اس دن مجھے رسوا نہ کر جبکہ سب انسان اٹھائے جائیں گے،
- یہ دعا اول تو خود انتہائی محتاط لہجے میں تھی۔ مگر اس کے بعد جب حضرت ابراہیم کی نظر اس طرف گئی کہ میں جس شخص کے لیے دعا کر رہا ہوں وہ تو خدا کا کھلم کھلا باغی تھا، اور اس کے دین سے سخت دشمنی رکھتا تھا، تو وہ اس سے بھی باز آ گئے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ - اور نہیں ہے اللہ

لِيُضِلَّ قَوْمًۢا - کہ وہ گمراہ کرے کسی قوم کو

بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ - اس کے بعد کہ جب ہدایت دی اس نے ان کو

حَتّٰى - یہاں تک کہ

يُبَيِّنَ لَهُمْ - وہ واضح کر دے ان کے لیے

مَّا يَتَّقُوْنَ - اس کو جس سے وہ بچتے رہیں

اِنَّ اللّٰهَ - بے شک اللہ

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ - ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا
يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾

اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے لوگوں کو ہدایت دینے کے بعد پھر گمراہی
میں مبتلا کرے جب تک ان کو صاف صاف بتا نہ دے کہ انہیں کن
چیزوں سے بچنا چاہیے۔ بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

And Allah will not mislead a people after He hath guided them, in order that He may make clear to them what to fear (and avoid)- for Allah hath knowledge of all things.

محمد اقبال

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ

○ ایک حقیقت کا افشاء

○ افراد اور اقوام کی نجات اور سرفرازی کا دار و مدار اللہ کی ہدایت کی پیروی پر ہے اور یہ اس کا قانون ایسا اٹل ہے کہ جس میں کسی کمی بیشی کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا

○ اللہ کا ہدایت دینا یہ ہے کہ وہ صحیح طریق، فکر و عمل اپنے انبیاء اور اپنی کتابوں کے ذریعہ سے لوگوں کے سامنے واضح طور پر پیش کر دیتا ہے، پھر جو لوگ اس طریقے پر خود چلنے کے لیے آمادہ ہوں انہیں اس کی توفیق بخشتا ہے

○ خدا کا گمراہی میں ڈالنا یہ ہے کہ جو صحیح طریق فکر و عمل اس نے بتا دیا ہے اگر اس کے خلاف چلنے ہی پر کوئی اصرار کرے اور سیدھا نہ چلنا چاہے تو خدا اس کو زبردستی راست بیں اور راست رو نہیں بناتا بلکہ جدھر وہ خود جانا چاہتا ہے اسی طرف اس کو جانے کی توفیق دے دیتا ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ

- اس آیت کے نزول کے وقت :
- امت مسلمہ اپنے شباب کو پہنچ رہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس امت سے یہ بات کہی جا رہی ہے کہ :
- اللہ نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تمام کر دیا ہے۔ راہنمائی کو ہر طرح مکمل کر دیا گیا ہے۔ اب اگر تم نے بگاڑ، گمراہی یا کجروی اختیار کی تو اس کا انجام تمہارے لیے اچھا نہ ہوگا
- کیونکہ تم پر ایک چیز واضح کر دی گئی ہے۔ اب غلط راستہ اختیار کرنے کی ذمہ داری تم پر ہوگی۔ جس کا تم کو خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ دنیا میں ذلت کے حوالے کر دئے جاؤگے اور آخرت میں بدترین عذاب تمہارے انتظار میں ہوگا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۱۶﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ - بے شک اللہ ہی کے لیے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ - بادشاہت آسمانوں کی

وَ الْاَرْضِ - اور زمین کی

یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ - وہ زندگی اور موت دیتا ہے

وَ مَا لَكُمْ - اور نہیں ہے تمہارے لیے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے سوا

مِنْ وَّلِیٍّ - کوئی بھی کارساز

وَّ لَا نَصِیْرٍ - اور نہ ہی کوئی مددگار

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝١١٦

بلاشبہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین پر بادشاہی ہے۔
وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اللہ کے سوا تمہارے
لیے نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار

Unto Allah belongeth the dominion of the heavens and the earth. He giveth life and He taketh it. Except for Him ye have no protector nor helper.

محمد اقبال